بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ ایل ۵۲۵۴

جلد ۳۶/۷۱ | منگل ۲۲ شعبان المعظم ۱۴۰۲ھ ہجری ۱۵ احسان ۱۳۶۱ ہش ۱۵ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۳۲

اخبار احمدیہ

ربوہ: ۱۴ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کئی روز سے گردن کے درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ مالش کی جا رہی ہے۔ بلڈ پریشر بھی زیادہ ہے۔ احباب کرام خصوصی توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا العالی کو صحت کاملہ سے نوازے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بحرِ حکمت کے موتی ۔ جوامع الکلم ۔ جواہر الکلام

اگر کوئی نجات چاہتا ہے تو وہ اللہ کے لیے اپنی زندگی وقف کرے

جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا

خدا کے لئے زندگی کا وقف، میں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (البقرہ: ۱۳۲)

ترجمہ: جب اُس کے ربّ نے اُسے کہا کہ ہماری فرماں برداری اختیار کر۔ اُس نے (جواب میں) کہا۔ میں (تو پہلے ہی سے) تمام جہانوں کے ربّ کی فرماں برداری اختیار کر چکا ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیّت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اُسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لیے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اِس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اُس کی رُوح بول اُٹھے۔ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا۔ خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کا اصل اور غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اِس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔"

(الحکم۔ جلد ۴ عدد ۳۱ مورخہ: ۳ اگست ۱۹۰۰ء صفحہ ۴)

تجدیدِ بیعت کے سلسلہ میں ضروری اعلان:

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ ربہ کا انتخاب بطور خلیفۃ المسیح الرابع ہو چکا ہے۔ تمام احباب جماعت اپنی تجدید بیعت تحریری طور پر جلد از جلد دفتر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ نئے فارم نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے جملہ جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں۔

تجدید بیعت کے لئے بیعت کنندگان کی فہرستیں سادہ کاغذ پر بھی دستخط کروا کے نئے بیعت فارم کے ساتھ، منسلک کی جا سکتی ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

خاکسار کا بیٹا عزیزم محمد سلطان بی ڈی سی پارٹ ون میں اور بچیاں عزیزہ منورہ سلطانہ آٹھویں میں، عزیزہ شاہدہ فرزانہ چوتھی میں اور عزیزہ فہمیدہ پہلی کلاس میں زیر تعلیم ہیں۔ لڑکا ایم بی بی ایس میں داخلہ حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لیے نیز بچیوں کی اعلیٰ تعلیمی و دیگر ترقیات کے لیے۔ نیز خاکسار کی صحت و عافیت اور مقبول خدمت دین کی توفیق حاصل ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ (غلام نبی ایاز۔ انچارج احمدیہ مسلم مشن مسجد احمدیہ سرینگر بھارت)

- مکرم و محترم ڈاکٹر انوار احمد صاحب مقیم ناٹنگھم کی والدہ ماجدہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب آف کانونا بیچ یا ان دنوں بہت بیمار ہیں اور علاج معالجہ سے افاقہ نہیں ہو رہا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرما دے آمین۔ (مسعود احمد جہلمی۔ ربوہ)
- میرا بیٹا عزیزم عزیز اللہ مقیم کینیڈا بیمار ہے اور صحت کی طرف سے تشویش لاحق ہے علاج جاری ہے۔ دعا کے ساتھ صدقہ بھی دیا جا رہا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ عزیزم موصوف کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (حافظ قدرت اللہ۔ سابق مبلغ ہالینڈ۔ حال لندن)
- مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ انچارج امریکہ مشن کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ گردے کی اور پتھری کی تکلیف کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھے۔ ان کی پتھری نکال دی گئی ہے اور کلیم صاحب اب گھر واپس آ چکے ہیں بخیریت ہیں۔ کمزوری ہے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (وکالت تبشیر)
- مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب ظفر انچارج احمدیہ کلینک مالمو۔ ۹۱ سیرالیون کو اللہ تعالیٰ نے ۱۱ مئی کو بچی سے نوازا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ بچی کا نام عائشہ تجویز ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور دینی و دنیاوی برکات عطا فرمائے آمین۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۲ شعبان ۱۴۰۲ھ

۱۵ احسان ۱۳۶۱ ہش

اندرونی اور بیرونی خطرات سے بچانے والی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ڈھال

قرآنی تعلیم اور احادیث نبوی کی رو سے خلفاء کے ساتھ دلی محبت رکھنا اور بدل وجان ان کی اطاعت بجا لانا اسی طرح فرض ہے جس طرح مامور من اللہ کے ساتھ دلی محبت رکھنا اور بدل وجان اس کی اطاعت بجا لانا۔ مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کے ساتھ دلی محبت رکھنے اور بدل وجان ان کی اطاعت بجا لانے کا حکم خود ہمارے اپنے فائدہ کے لئے دیا گیا ہے اور فائدہ اس کا یہ ہے کہ اس کے بغیر ہم حقیقی معنوں میں مومن بن ہی نہیں سکتے۔

اس حقیقت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث میں بہت ہی مؤثر انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اور وہ انداز اتنا دلکش، اتنا ہمہ گیر، اور اتنا بصیرت افروز ہے کہ مامور من اللہ اور اس کے خلفاء کے ساتھ دلی محبت رکھنے اور ان کی اطاعت بجا لانے کی اہمیت دل پر نقش ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ فی الوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث اور اس میں بیان کردہ صداقت پر روشنی ڈالنی ہی ہمارے مدنظر ہے وہ حدیث یہ ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَیُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ کَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ یَّاْمُرْ بِغَیْرِهٖ کَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ۔

(المسلم کتاب الامارۃ)

یعنی حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام ڈھال ہوتا ہے اور اس کے پیچھے ہو کر جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ سے بچاؤ اختیار کیا جاتا ہے۔ اگر وہ خدائے بزرگ و برتر کے تقوٰے کا حکم دے اور عدل کرے تو اسے اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے علاوہ دوسری باتوں کا حکم دے تو اس کا بوجھ اسی پر ہوگا۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمایا ہے کہ امام وقت کے ساتھ دلی محبت رکھنا اور اس کی اطاعت بجا لانا اس لئے ضروری ہے کہ امام کا وجود ایک ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے جس کے پیچھے رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا جاتا ہے اور اس کے ضرر سے بچا جاتا ہے۔

الٰہی جماعتوں کو دو قسم کے حملوں کے خلاف اپنا دفاع کرنا پڑتا ہے۔ ایک ظاہری مخالفوں کے خلاف جو جماعت کے وجود کو ہی ختم کر دینے کے درپے ہوتے ہیں اور دوسرے باطنی دشمن یعنی شیطان کے حملوں کے خلاف جو افراد جماعت کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈال کر انہیں خدا سے برگشتہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ امام وقت کا وجود جماعت کو ان دونوں قسم کے دشمنوں کے ضرر سے بچانے اور محفوظ رکھنے کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے۔ ہمیشہ اس کے پیچھے رہنے کے نتیجہ میں نہ ظاہری دشمن جماعت کو کسی قسم کا ضرر پہنچانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اور نہ باطنی دشمن کا وار کارگر ہو کر افراد جماعت کے ایمان کے لئے کسی قسم کے ضرر یا خطرہ کا موجب بن سکتا ہے۔

برخلاف اس کے جو شخص امام کی اتباع کو لازم نہیں پکڑتا اور خود رائی اور خودسری کی راہ پر گامزن ہو کر از خود اقدام کرنے کا عادی ہوتا ہے وہ اپنی اس روش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ڈھال اور حفاظت سے باہر آجاتا ہے۔ وہ محسوس کرے یا نہ کرے۔ اس کے لئے ہر طرف خطرہ ہی خطرہ ہوتا ہے۔ اپنے طور پر اس کے لئے دین اور جماعت کے ظاہری مخالفوں کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ اور اس لحاظ سے وہ ہر وقت خطرہ میں ہی ہوتا ہے۔ رہا باطنی دشمن یعنی شیطان سو اس کے حملہ سے بچنے کے لئے بھی اس کے لئے کوئی پناہ نہیں ہوتی وہ بآسانی اس کے ایمان پر ڈاکہ ڈال کر رفتہ رفتہ اسے خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنا ڈالنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتا۔ ایسا آدمی شرعی احکام اور اخلاقی پابندیوں کی پرواہ کئے بغیر جو جی میں آئے کر گزرتا ہے۔ اور اس طرح رفتہ رفتہ پوری طرح شیطان کے چنگل میں گرفتار ہو کر رہ جاتا ہے۔ اسی لئے عربی محاورہ کی رو سے قَلَّتْ حِجْتُهٗ (اس نے اپنی ڈھال الٹا دی) سے مراد یہ ہوتی ہے کہ اَسْقَطَ الْحَیَاءَ وَفَعَلَ مَا شَاءَ (المنجد) یعنی اس نے شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر جو جی میں آیا کیا۔

الغرض امام وقت کا وجود افراد جماعت کے لئے ایک پناہ اور ڈھال کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کے پیچھے رہ کر وہ ہر قسم کے ظاہری مخالفوں اور باطنی دشمن یعنی شیطان سے محفوظ رہتے ہیں اور نہ صرف محفوظ رہتے ہیں بلکہ کامیابی کے ساتھ ان کا مقابلہ کر کے انہیں مغلوب کر دکھاتے ہیں، ایسے مغلوب کہ پھر انہیں سر اٹھانے کی جرأت نہیں ہوتی۔

شانِ خلافت

مقصود ہے کچھ تذکرۂ شانِ خلافت
اظہارِ خیالات، بعنوانِ خلافت

اللہ کی مرضی پہ ہے موقوف سراسر
امکانِ نبوت ہو کہ امکانِ خلافت

چنتا ہے اُسی شخص کو وہ اپنا خلیفہ
کردار و عمل جس کا ہو شایانِ خلافت

انوارِ نبوت سے وہی پاتے ہیں حصہ
جن کو بھی میسر ہوا عرفانِ خلافت

ممکن نہیں خالی رہے اس شخص کا دامن
تھاما ہو کبھی جس نے بھی دامانِ خلافت

وابستہ ہیں برکات و فیوض اب تو اسی سے
فیضانِ خداوندی ہیں فیضانِ خلافت

ہے دیں کے لئے سطوت و تمکیں کا ذریعہ
سچ ہے کہ خدا خود ہے نگہبانِ خلافت

ہر خوف بدل جاتا ہے تسکین و اماں سے
اب مأمن و ملجا ہے تو ایوانِ خلافت

ہے دعویٔ ایمان کی تصدیق اسی سے
ایمان کی برہان ہے برہانِ خلافت

اعجاز ہے یہ حسنِ نبوت کا یقیناً
ہے تازہ و شاداب گلستانِ خلافت

تا حشر یہی سلسلہ ہے قائم و دائم
خوش بخت ہے جو رکھتا ہے ایمانِ خلافت

کافی ہے شرف واسطے میرے یہی اشرف
اشعار میں ہوں آج ثنا خوانِ خلافت

محمد شفیع اشرف ربوہ

مباحثۂ مصر پر تنقید کا جواب

سچا کون ہے؟

مسیح کا محبوب حواری یوحنا یا.....

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب لاہور کے قلم سے

اس وقت ماہنامہ "کلامِ حق" اپریل ۱۹۸۲ء میرے سامنے ہے اس میں جناب پال ارنسٹ کا ایک مضمون ہے۔ یہ مضمون خالد احمدیت حضرت مولانا ابوالعطا صاحب مرحوم و مغفور کے "مباحثۂ مصر" کے جواب میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔

پال ارنسٹ نے اپنے ایک مکتوب میں جو کہ الگ شائع ہوا ہے بڑی تاکید کی ہے کہ میرا یہ مضمون چونکہ "کسرِ صلیب" کے جواب میں ہے لہٰذا اس پر "قسرِ صلیب" لکھا جائے۔ ایڈیٹر صاحب بھی عربی نہیں جانتے انہوں نے خاموشی سے یہ بات مان لی اور قلم جلی سے مضمون کی پیشانی پر "قسرِ صلیب" آویزاں کر دیا۔ عربی میں قسر۔ قسرًا کے معنے ہیں مجبور کرنا قسر، مجبوری۔ روک۔ اس کے معنے ہوگئی مجبوریٔ صلیب۔ ہم پوچھ سکتے ہیں کیا مجبوری پیش آئی تھی؟ سوچئے! خدا نے تجسم اختیار کیا۔ قربانی کے لئے دنیا کے گناہوں کے کفارہ کے لئے۔ خاموشی سے صلیب کو چوم لیا ہوتا مجبوری کیا تھی۔ اگر روک کے معنے کریں بتائیے اس منزل میں روک کون سی تھی؟ آگے بڑھتے اور صلیب پاکر اپنا مشن پورا کر دیتے دعائیں کرتے کرتے گھائل ہوگئے اور استانۂ الوہیت پر پگلا ہوا دل رکھ کر خواہ مخواہ کہنے لگے:۔

"اے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔"

یہ دعائیں بتاتی ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب کے لئے تیار نہیں تھے گویا صلیب ایک "مجبوری" تھی۔ کیا قسرِ صلیب ان ہی معنوں میں لکھا گیا ہے؟ امید ہے کہ جناب پال ارنسٹ اس پر روشنی ڈال کر اس "مجبوری" کی وجہ بتائیں گے۔

زبور داؤد کا حوالہ

دوسری بات قابلِ وضاحت یہ ہے کہ حضرت مسیح نے صلیب پر ایک فقرہ کہا:۔

"اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں۔"

جناب پال کا اس سے استدلال ملاحظہ ہو آپ لکھتے ہیں:۔

"یہ فقرہ بتاتا ہے کہ آپ جان دے رہے تھے نہ کہ بیہوش ہو رہے تھے جیسا کہ "مباحثہ مصر" میں احمدی مناظر کا ادعا ہے۔"

جناب پال ارنسٹ صاحب! ذرا اس فقرے کے نیچے دیکھئے ریفرنس بائیبل میں حاشیہ پر لکھا ہے۔ یہ تو زبور ۳۱ کا دعائیہ فقرہ ہے جو کہ بایں الفاظ ہے:۔

"میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں اے خداوند خدائے صادق تو مجھے بچائے گا۔"

اور اس کے آگے ہے:۔

"کیونکہ تو نے میرے دکھ پر نگاہ کی ہے اور مصیبت کے وقت میری جان کو محفوظ رکھا ہے۔"

(زبور ۳۱/۷)

ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کی زبان پر زبور کے دعائیہ کلمات تھے حضرت داؤد علیہ السلام کی پیشگوئی کے الفاظ تھے اور آپ غایت درجہ اضطراب میں یہ دعائیہ فقرات دہرا رہے تھے کہ

"اے خدا میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں مجھے بچالے کیونکہ داؤد نبی بھی کہتا ہے کہ وہ موت کے منہ سے بچایا جائے گا وہ لقمۂ اجل نہیں بنے گا۔"

فرمایئے یہ فقرۂ صلیب وَمَا قَتَلُوْهُ یقیناً کی تائید کر رہا ہے یا تکمیل صلیب کی تائید۔ یہ جویانِ صداقت کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔

سات باتیں

جناب پال ارنسٹ پوچھتے ہیں:۔

"مسیح نے صلیب پر سات باتیں کیں کیا وہ بیہوشی میں کی گئی تھیں؟"

جواب یہ ہے کہ وہ بقائمی ہوش و حواس باتیں کر رہے تھے جب آپ نے زبور داؤد کا یہ فقرہ دہرایا:۔

"اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟"

تو آپ کو بخوبی علم تھا کہ اس میں موت کے منہ سے نجات کی پیش خبری ہے۔ زبور آیت ۲۲ کے یہ الفاظ آپ کے ذہن میں ایک تصویر کی طرح گھوم رہے تھے۔ زبور کے الفاظ یہ ہیں:۔

"اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے۔ تو میری التجا اور میری فریاد کی آواز سے کیوں دور رہتا ہے؟..... تو وہی ہے جس نے رحم ہی سے میری رہنمائی کی ہے اور مجھے محفوظ رکھا جب میں شیر خوار تھا۔ میں پیدائش ہی سے تجھ پر چھوڑا گیا۔ میری ماں کے بطن ہی سے تو میرا خدا ہے مجھ سے دور نہ رہ کیونکہ میں مصیبت میں مبتلا ہوں... انہوں نے میرے ہاتھ اور میرے پاؤں چھید ڈالے ہیں..... وہ میرے کپڑے آپس میں بانٹتے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالتے ہیں مگر تو اے خداوند۔ دور نہ رہ۔ اے میرے مددگار میری کمک کے لئے جلدی آ اور میری جان کو تلوار سے اور میری زندگی کو کتے کی گرفت سے چھڑا۔"

اس دعا کے جواب میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے

"دکھی کے دکھ کی تحقیر نہیں کی.... جب اس نے خدا کو پکارا تو اس کی سن لی۔"

آگے لکھا ہے کہ موت سے نجات پانیوالا یہ فرستادہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بنی اسرائیل کے بڑے مجمع میں ثنا خوانی کا موجب ہوگا۔ جیسا کہ زبور میں لکھا ہے:۔

"تو نے مجھے سانڈوں کے سینگوں میں سے چھڑایا ہے۔ میں اپنے بھائیوں میں تیرے نام کا اظہار کروں گا اور جماعت میں تیری ستائش کروں گا..... بڑے مجمع میں میری ثنا خوانی کا باعث تو ہی ہے۔"

(۲۱-۲۲-۲۵/۲۲)

نیو انگلش بائیبل میں ترجمہ بایں الفاظ ہے:۔

I WILL DECLARE THY FAME TO MY BRETHREN I WILL PRAISE THEE IN THE MIDST OF ASSEMBLY THOU DOST INSPIRE MY PRAISE IN THE FULL ASSEMBLY.

کہ میں تیری شہرت کا اعلان اپنے بھائیوں میں کروں گا۔ میں جماعت کے درمیان تیری حمد کروں گا۔ اے خدا تو نے ایک جماعتِ عظیم کے دلوں میں میری تعریف اور مقبولیت کو ڈال دیا۔

یہ ہیں وہ دعائیں جو حضرت مسیح صلیب پر کر رہے تھے آپ بخوبی جانتے تھے کہ یہ قبول ہونے والی ہیں آپ کو یقین کامل تھا کہ میں صلیب سے نجات پانے والا فرستادہ ہوں میرا مشن بنی اسرائیل کے اسباط کی ہدایت ہے۔ یہ دعائیں کرتے کرتے گہری بیہوشی میں ڈوب گئے۔ اور موت کے مشابہ حالت ہوگئی اسی حالت میں صلیب سے اتارا گیا۔ ایک غار نما قبر میں رکھا گیا۔ بیہوشی کی حالت سے باہر لانے کے لئے حکیم نقادیس نے تیر بہدف نسخے آزمائے تیسرے دن آپ نے آنکھیں کھول دیں گویا مردہ زندہ ہوگیا۔ پال ارنسٹ صاحب! آپ کو شوق ہے مارنے کا ہمیں زندہ رکھنے کی آرزو ہے بتائیے خدا کے فرستادہ سے محبت، اس کے انفاس سے تعشق کسے زیادہ ہے مارنے والے کو یا زندہ رکھنے کی کوشش کرنے والے کو۔ بات صاف ہے کہ فقراتِ صلیب میں نجات کی طرف اشارہ ہے مرنے کا کوئی ذکر نہیں۔

خون اور پانی کی شہادت

انجیل یوحنا میں ہے کہ یسوع صلیب پر تھے ایک سپاہی نے بھالے سے پسلی کو چھیدا فی الفور خون اور پانی بہہ نکلا۔ پال ارنسٹ صاحب کا ادعا ہے کہ خون اور پانی مرنے کی نشانی ہے۔ سوال اس مرحلے پر یہ ہے کہ یوحنا نے کیا سمجھا یوحنا بڑی تحدی سے کہتا ہے کہ خون اور پانی کی روانی میں ایک ایسی رمز ہے جس کا ذکر صحف سابقہ کی بشارتوں میں ہے۔ جن بشارتوں کا حوالہ دیا ہے۔ ان میں ہے کہ صادق بچایا جائے گا۔ مثلاً یوحنا نے زبور داؤد کا حوالہ دیا ہے۔

اس کی کوئی ہڈی توڑی نہیں جائے گی۔ یہ بشارت زبور ۳۴ باب میں ہے پڑھ لیجئے۔ صاف لکھا ہے کہ خدا کا فرستادہ بوقت تعذیب مرے گا نہیں۔ بچایا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس غریب نے دہائی دی خداوند نے اس کی سُنی اور اسے اس کے سب دُکھوں سے بچالیا۔ خداوند سے ڈرنے والوں کی چاروں طرف اس کا فرشتہ خیمہ زن ہوتا ہے اور ان کو بچاتا ہے ..... صادق کی مصیبتیں بہت ہیں، لیکن خداوند اس کو ان سب سے رہائی بخشتا ہے وہ اس کی سب ہڈیوں کو محفوظ رکھتا ہے ان میں سے ایک بھی توڑی نہیں جاتی۔" (زبور ۳۴: ۶-۱۹-۲۰)

اس بشارت کا حوالہ دے کر یوحنا کہتا ہے کہ خون اور پانی کی گواہی ایمان کی شہادت ہے زبور داؤد اور زکریا نبی کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھنے کی گواہی ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ یوحنا حواری کے نزدیک یہ زندگی کی علامت ہے نہ کہ موت کی نشانی۔ انجیل یوحنا میں ہے:-

"مگر ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہہ نکلا۔ جس نے یہ دیکھا اس نے گواہی دی ہے اور اس کی گواہی سچی ہے اور وہ جانتا ہے کہ سچ کہتا ہے تاکہ تم بھی ایمان لاؤ۔ یہ باتیں اس لئے ہوئیں کہ یہ نوشتہ پورا ہو کہ اس کی کوئی ہڈی نہ توڑی جائیگی پھر ایک اور نوشتہ کہتا ہے کہ جسے انہوں نے چھیدا اس پر نظر کریں گے۔" (یوحنا ۱۹: ۳۴-۳۷)

یہ دو حوالے زبور داؤد اور زکریا کے ہیں ان میں ہے کہ صادق موت کے مُنہ سے بچایا جائے گا۔ لہذا خون اور پانی کی روانی سے یوحنا نے اپنے ایمان کا یہ نکتہ نکالا کہ یسوع مرا نہیں بچایا گیا جبکہ اس کے مقابلہ میں پال ارنسٹ کہتے ہیں کہ بھالے کی ضرب سے دل دو نیم ہو گیا۔ اس لئے خون اور پانی بہہ نکلا جبکہ یسوع فوت ہو چکے تھے۔ یوحنا نے محض پسلی چھیدنے کا ذکر کیا ہے۔ پال ارنسٹ نے دل میں نیزہ گھونپنے کا، یوحنا نے خون اور پانی کی روانی کو زندگی کی نشانی سے تعبیر کیا۔ پال ارنسٹ مرنے کی علامت بتاتے ہیں۔ یوحنا نے صحف سماوی کی بشارات کا حوالہ دیا کہ صادق موت کے مُنہ سے بچالیا جائے گا۔ پال ارنسٹ قولاً نہیں لیکن عملاً ان بشارات کو صرف غلط سمجھتے ہیں۔ اب فیصلہ کیجئے سچا کون ہے حضرت مسیح کا محبوب حواری یوحنا یا "نائیٹ آف سینٹ سلولیٹر" پال ارنسٹ۔"

قرارداد تعزیت

محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی وفات پر مجلس عاملہ جماعت احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ کی طرف سے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

مجلس عاملہ مقامی کے جملہ ممبران محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر جامعہ احمدیہ کے ان بزرگ علماء میں سے تھے جنہوں نے نہایت نامساعد حالات کے باوجود کے بعد حضرت مصلح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں جامعہ احمدیہ کو احمد نگر میں مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے علاوہ احمد نگر میں مہاجرین کی آبادی، راہنمائی، اور مقامی جماعت کی تعلیم و تربیت کی طرف کماحقہ توجہ فرمائی، جامعہ احمدیہ کی احمد نگر سے ربوہ میں منتقلی کے بعد آپ مستقل احمد نگر کے ہو کر رہ گئے اور احمد نگر آپ کا جامعہ احمدیہ کی ملازمت سے فراغت کے بعد آپ کی توجہ اور بیشتر وقت قرآن پاک کے مطالعہ کے علاوہ تحقیقی مضامین لکھنے کے ساتھ ساتھ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لیے صرف ہوتا تھا۔

آپ اپنے خطبات اور درس و تدریس میں احباب جماعت کو ہمیشہ فوکلا علی اللہ اسلام اور احمدیت سے حقیقی محبت نظام جماعت کی عظمت و اہمیت، حقوق اللہ، حقوق العباد، کی بجا آوری کی طرف مسلسل توجہ دلاتے رہتے تھے اس کے علاوہ تربیت اولاد کے بارہ میں بھی بہت زور دیا کرتے تھے۔

مولانا موصوف صاحب علم، درویش صفت، نام و نمود سے بے نیاز، خاموش طبع، صلح کن اور مہمان نواز، ہونے کے ساتھ ساتھ بلند پایہ شاعر اور سچے عاشق رسولؐ تھے

آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اس لحاظ سے اہم حیثیت کے حامل تھے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ اعزاز بھی بخش رکھا تھا کہ آپ بیک وقت، اردو، فارسی، اور عربی میں بلا تکلف اشعار کہتے تھے، آپکی شاعری اس لحاظ سے اور بھی قابل قدر ہے کہ آپ کے کلام کا ایک شعر بھی بلا مقصد نہیں "کلام ظفر" اور آپ کے دیگر غیر مطبوعہ مسودات آپ کی شاعری اور علمیت کے آئینہ دار ہیں۔

مجلس عاملہ مقامی مولانا موصوف کی جماعتی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام آخر الزماں کے قدموں میں جگہ عطاء فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے۔

آمین اللھم آمین۔ مجلس عاملہ مقامی آپ کی سوگوار اہلیہ محترمہ، اکلوتی صاحبزادی اور چاروں پسران تینوں برادران اور دیگر عزیز و اقارب کے غم میں برابر کی شریک ہے اللہ تعالیٰ سب کو صبر جمیل عطاء فرمائے اور محترم مولانا کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔"

ہم ہیں

(ممبران مجلس عاملہ مقامی و احباب جماعت بذریعہ ولی محمد
جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ (احمد نگر)"

افکار عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لیے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

رُوس کے بادشاہ کی فوج کے سپاہی سے گفتگو

رشیا کا ایک مشہور بادشاہ پیٹر نامی گزرا ہے اس کی عادت تھی کہ وہ رعایا کے حالات کی نگرانی کے لیے بھیس بدل کر شہر اور دیہات میں گشت لگایا کرتا۔ ایک دفعہ وہ کسی جگہ سے گزر رہا تھا کہ ایک سارجنٹ جو چھٹی پر آیا ہوا تھا! اپنے مکان کے دروازے کے آگے کھڑا سگار پی رہا تھا۔ گاؤں والے تو سپاہی کو بھی بڑا آدمی سمجھتے ہیں۔ پھر اگر کوئی سارجنٹ ہو جائے تو اسے تو خاص توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ وہ اسی طرح کھڑا تھا کہ بادشاہ نے سوال کیا کہ میاں میں نے فلاں کیطرف جانا ہے، اس طرف کون سا راستہ جاتا ہے، سارجنٹ یہ بات سُن کر بادشاہ کی طرف متوجہ بھی نہ ہوا۔ بلکہ اس نے دوسری طرف اپنا منہ پھیرتے ہوئے انتہائی بے رُخی سے کہا! چلے جاؤ سیدھے "بادشاہ کو اس کی یہ بات بہت بُری معلوم ہوئی کہ اس سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ وہ میری طرف منہ کر کے بات کرتا اور اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ فوج سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس نے پھر بھی منہ نہ موڑا اور کہنے لگا "ہوں" بادشاہ نے کسی معمولی عہدے کا نام لیا اور پوچھا کیا آپ وہ ہیں۔ وہ سگار کا کش لگاتے ہوئے نہایت متکبرانہ انداز میں کہنے لگا "اوپر چلو" یعنی تم نے جو درجہ بتایا ہے، یہ بہت چھوٹا ہے اس سے اوپر کسی درجے کا نام لو، اُس نے پھر کسی اور عہدے کا نام لیا۔ اور پوچھا۔ کیا آپ وہ ہیں۔ اس نے کہا "اوپر چلو" بادشاہ کہنے لگا کیا آپ کارپورل ہیں وہ کہنے لگا "اوپر چلو" بادشاہ نے پوچھا کیا آپ سارجنٹ ہیں؟ وہ مسکرا کر کہنے لگا "ہاں تم اب سمجھے کہ میرا درجہ کیا ہے، یہ پوچھ کر بادشاہ آگے چلنے لگا تو چونکہ ان باتوں کی وجہ سے اس سارجنٹ کو بھی کچھ دلچسپی ہو گئی تھی۔ اس لیے وہ کہنے لگا میاں کیا تمہارا بھی فوج سے تعلق ہے بادشاہ کہنے لگا ہاں میرا بھی فوج سے تعلق ہے وہ کہنے لگا کیا کارپورل ہو، بادشاہ نے کہا "اوپر چلو" پھر اس نے کہا کیا سارجنٹ ہیں، بادشاہ نے اوپر چلو "اس پر وہ کچھ مؤدب سا ہو گیا اور کہنے لگا، کیا آپ سیکنڈ لیفٹیننٹ ہیں۔ بادشاہ نے کہا "اوپر چلو" کہنے لگا کیا لیفٹیننٹ ہیں بادشاہ نے کہا "اوپر چلو" کہنے لگا کیا آپ کیپٹن ہیں۔ بادشاہ نے کہا "اوپر چلو" وہ کہنے لگا کیا آپ میجر ہیں! اور یہ کہتے ہوئے وہ بہت ہی خوف زدہ ہو گیا! بادشاہ نے کہا "اوپر چلو" وہ کہنے لگا کیا آپ لیفٹیننٹ کرنل ہیں۔ بادشاہ نے کہا "اوپر چلو! کہنے لگا کیا آپ کرنل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو پھر تو وہ بہت ہی گھبرایا اور کہنے لگا کیا آپ جرنل ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو۔ وہ کہنے لگا کیا آپ کمانڈر انچیف ہیں۔ بادشاہ نے کہا اوپر چلو یہ سُنتے ہی اس کے پاؤں لڑکھڑائے اور حضور بادشاہ سلامت کہتے ہوئے اس کے قدموں میں گر گیا یہی انسانی حالت ہوتی ہے وہ ہمیشہ نچلوں کو دیکھتا ہے۔ اور دیکھکر اپنی حیثیت کا اندازہ لگاتا ہے اور کہتا ہے میں بھی کچھ بن گیا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کہتا ہے تم کدھر دیکھتے ہو اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ادھر دیکھو تا تم کو اپنا مقام یاد رہے اور تمہیں معلوم ہو کہ تمہاری کیا حیثیت ہے

(خطبات محمود جلد سوم صفحہ ۴۲۲ - صفحہ ۴۲۳)

مرسلہ: مکرمہ نصرت باجوہ صاحبہ بنت مکرم محمد شریف صاحب چک ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا)

نوٹ: یہ عظیم بادشاہ پیٹر دی گریٹ کہلاتا تھا اس کا زمانہ حیات ۱۶۷۲ سے ۱۷۲۵ ہے یہ روس کا زار تھا۔ اس بادشاہ نے اپنی آرمی اور نیوی کی تنظیم و ترتیب میں اہم کردار ادا کیا تھا۔

(ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے شمع خلافت کے پروانو!

آؤ! اور خلافتِ رابعہ کا آغاز پُر درد دُعاؤں سے کرو تا تم خدائی پیشگوئیوں کے مطابق عظیم الشان کامیابیوں کے وارث بن سکو۔

(مکرم چوہدری رشید الدین خانصاحب 8-G 6 غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد)

خلافتِ رابعہ کے آغاز کے اس نازک موڑ پر ہم سب کو دردِ دل سے یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو صحت والی بیحد لمبی عمر کے ساتھ ہم عاجزوں کے سروں پر تادیر سلامت رکھے۔ تاکہ ہم خدائی پیشگوئیوں کے مطابق عظیم الشان کامیابیوں کے وارث بن سکیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ کوئی انسان بھی خود کو گنہگار سمجھتے ہوئے دعاؤں میں کمی نہ کرے کیونکہ ایک حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ کو زاہدوں کی تسبیح و مصلّہ سے گنہگاروں کا رونا اور گڑگڑانا زیادہ پسند ہے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب سابق صدر عالمی عدالت، کتاب ایک عزیز کے نام خطوں میں صفحہ ۲۹ پر لکھتے ہیں کہ:-

قرآن کریم نے تو اس صفت کے ظہور کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت میں پیش فرمایا ہے:-

امن یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء

یعنی تم یہ بتاؤ کہ حالت اضطراب میں جب تم آستانہ الٰہی پر گر جاتے ہو اور اس کے رحم کو جوش میں لاتے ہو اور وہ تمہارے کرب اور بے چینی اور بے چارگی پر رحم فرما کر تمہاری تکلیف کو دور کرتا ہے تو پھر تم کیسے اس کا انکار کر سکتے ہو؟ اور مضطر کی دعا کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور اعمال صالحہ کی شرط بھی نہیں رکھی یعنی جب انسان حقیقی اضطراب کی حالت میں تضرع اور خشیت کے ساتھ اسکی دہلیز پر گر جاتا ہے اور پگھلتے ہوئے دل کے ساتھ اس کے رحم کا طالب ہوتا ہے تو وہ ضرور رحم فرماتا ہے اور اپنے بندے کی پکار کو سنتا ہے اور اس کی حالت میں وہ یہ نہیں دیکھتا کہ یہ انسان عام حالات میں کسقدر نافرمان اور سرکش ہے ہاں! اپنے فرمانبردار اور مسکین اور فروتن بندوں کے ساتھ جو اس کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرتے ہیں اور اس کی رضا جوئی میں لگے رہتے ہیں اور اس کی خوشنودی کے مقابلہ میں سب کچھ ہیچ سمجھتے ہیں۔ وہ بہت بڑھ چڑھ کر سلوک کرتا ہے"

اس موقع پر ہم عرش معلیٰ کو زبردست جنبش سے لرزا دینے والی قبولیت دعا کے ایک اہم راز پر غور کرتے ہیں۔

حدیث ہے کہ نماز میں اس طرح دعا کریں کہ گویا ہم خدا کو دیکھ رہے ہیں یا کم از کم خدا ہم کو دیکھ رہا ہے۔ یاد رہے کہ ہم خدا کو دیکھ ہی نہیں سکتے جب تک ہم پر حالت موت نہ وارد ہو جبکہ حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ

" اللہ تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جائے "

ملفوظات جلد نہم صفحہ ۱۰۹

آیئے! حالتِ موت کے لیے فنا کے میدان میں قدم رکھیں جہاں ہم آسمانوں اور زمین اور سب جہانوں کے رب کا پرکشش اور حسین چہرہ دیکھ کر ہمیشہ کے لیے اس کے حضور سجدہ ریز ہو جائیں گے اور پھر خدا ہمارے سارے کام خود کر دے گا۔ اس حالت موت کے پیدا کرنے کے لیے دعا کرتے ہوئے یہ حقائق ہماری نظروں کے سامنے ہونے چاہئیں کہ حدیث کے مطابق حالت دعا کے وقت ہمیں سب جہانوں کے رب، اللہ تعالیٰ کا شاہی دربار نظر آ رہا ہے جہاں خدا تعالیٰ کے حضور لاتعداد فرشتے صفیں باندھے دست بستہ کھڑے ہیں اور خدا کے حکم کُن (ہو جا) کے ساتھ خدائی دربار سے صادر ہونے والے فیصلوں پر عمل کرنے کے منتظر ہیں اور قرآن کریم میں سورۃ الانعام آیات ۶۰ تا ۶۵ کے مطابق "اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے وہ اسے جانتا ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر وہ اسے جان لیتا ہے اور زمین کی تاریکیوں میں دانہ نہیں اور نہ کوئی تر چیز ہے اور نہ خشک چیز جو اسکی کھلی کھلی حفاظت میں نہ ہو"

اس طرح خدا کو علم ہے کہ ہم اس کے حضور دعا کر رہے ہیں۔ لیکن بقول حضرت اقدس موت تک پہنچے بغیر خدا کسی دعا کو نہیں سنتا اس لیے خدا تعالیٰ تختِ شاہی پر اپنے اصول کے مطابق بے نیاز بیٹھا ہے اور اسکی صفات مثلاً صفت رحیمیت کہ جو کوئی جیسی کوشش کرے گا ویسا پائے گا اور صفت رحمانیت کہ بن مانگے دیتا ہے اسی طرح دیگر صفات کے مطابق کُن (ہو جا) کہہ کر خدائی احکامات نافذ کر رہا ہے لیکن اپنے اصول کے مطابق ہماری حالتِ دعا کا علم رکھتے ہوئے بھی بے نیاز بیٹھا ہے اور ہماری طرف متوجہ نہیں ہوتا بلکہ ہماری دعا اور ہمارے اعمال ہمارے منہ پر مارے جاتے ہیں جبتک ہر عمل میں حالتِ موت نہ ہو۔ ایک حدیث کے مطابق ہمارے اعمال کو جو ہم صبح سے شام تک کرتے ہیں۔ خدائی اصول کے مطابق ہمارے اور خدائی دربار کے درمیان حائل سات آسمانوں سے گزرنا پڑتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی خدا کے فضل کے بغیر ان سات آسمانوں کو پار نہیں کر سکتا۔ جس کو سنکر سب صحابہؓ کانپ گئے تھے۔ اسی طرح اب دعا کرتے ہوئے ہماری درد دل سے نکلی ہوئی، بچھتے ہوئے موت اور زندگی کی کشمکش کے دوران دردِ زہ کی طرح اور سینہ سے ابلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح سب حجابوں کو توڑ دینے والی یہ چلا ہٹ

شور کیسا ہے تیرے کوچہ میں بے جلدی خبر
خون نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا
کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کس کا شور ہے
خاک میں ہوگا یہ سر گر تو نہ آیا بن کے یار

اور دردِ دل سے نکلتی ہوئی یہ چیخ جو کہ موت کی طرح سب حجابوں کو توڑ ڈالتی ہے اور ہمارے اور ہمارے رب کے درمیان حائل ان سات آسمانوں کے اونچے اونچے لامتناہی سلسلوں کے بلند پہاڑوں کی رکاوٹوں کو پھلانگتی ہوئی سب جہانوں کے رب کے شاہی دربار کے عرش معلیٰ کے پائے سے ٹکرا کر تختِ شاہی کو زبردست جنبش سے لرزا دیتی ہے تب سب جہانوں کا بے نیاز رب اس دعا کرنے والے انسان کی اس حالتِ موت کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور انسان جو کچھ مانگ رہا ہوتا ہے وہی اس کے حق میں فیصلہ کُن (ہو جا) کہہ کر دیتا ہے۔

آیئے! اس طرح پُر درد دعاؤں کے ساتھ حضور پُر نور اور ساری جماعت کے لیے دعائیں کریں تا ہم عظیم الشان کامیابیوں کو حاصل کر سکیں۔ آمین۔

.....

شکریہ اور درخواستِ دعا

میرے شوہر محترم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۸۲ء کو زینب میموریل ہسپتال لاہور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

اس جانکاہ صدمہ کے موقع پر کثیر تعداد میں خواتین اور احباب جماعت نے غریب خانہ پر تشریف لا کر تعزیت فرمائی۔ بہت سی عالی مرتبت خواتین مبارکہ۔ خاندان حضرت اقدس بھی تشریف لائیں۔ اور ہماری دلجوئی فرمائی اور دعاؤں کے ذریعہ ہمارے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش فرمائی۔ خطوط کے ذریعہ بھی ایک کثیر تعداد نے اظہار افسوس کیا۔ اس کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ میں ان سب کی شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ نیز اس کے ساتھ ہی قارئین سے دعا کی درخواست بھی کرتی ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے مرحوم شوہر کے درجات بہت بلند فرمائے۔ اور مجھے اور میرے بچوں کو یہ صدمہ صبر کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرماتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(منیرہ یوسف۔ "بیت النجاوت" دارالصدر شمالی ربوہ)

ہفتہ اصلاح وارشاد کی رپورٹ

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنی مجالس میں ہفتہ اصلاح وارشاد کی رپورٹ ۲۲ جون تک بھجوا دیں تا مجموعی رپورٹ میں مجالس کے نام اور کام کو دعا کی غرض سے پیش کیا جا سکے۔ (مہتمم اصلاح وارشاد)

احمدی احباب وخواتین سے التماس

تمام احمدی احباب وخواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر کسی کو خلافت رابعہ کے بارے میں کوئی خواب یا بشارت ملی ہو تو مہربانی کر کے بتفصیل اپنے دستخطوں اور پتہ کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں اصلاحی پہلو

موجودہ زمانہ کی بدکاریوں اور غلط کاریوں کا علاج صرف اور صرف قرآن کریم نے بیان کیا ہے جس کے لئے عفت اور احسان کے خلق سے متصف ہونا نہایت ضروری ہے اس ضمن میں اگر خداوند تعالیٰ نے مردوں کو نصیحت کی ہے تو ساتھ ہی عورتوں کو بھی ناصحانہ انداز میں متوجہ کیا ہے چنانچہ اس ضمن میں حضرت اقدس کی کتاب " اسلامی اصول کی فلاسفی " کا ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔

" خدا کی پاک کتاب میں دونوں مرد اور عورت کے لئے یہ تعلیم فرمائی گئی ہے .....
کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہوں اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جس طرح ممکن ہو بچاویں۔ ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سنیں، ان کے حسن کے قصے نہ سنیں یہ طریق پاک نظر اور پاک دل رہنے کیلئے عمدہ طریق ہے۔ ایسا ہی ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُرشہوت آوازیں نہ سنیں اور اپنی ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں یہ وہ تدبیر ہے کہ جس کی پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

اور دوسرا طریق بچنے کیلئے یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اور اس سے دعا کریں تا ٹھوکر سے بچاوے اور لغزشوں سے نجات دے۔ زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دُور رہو جن سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو اور ان راہوں کو اختیار نہ کرو جن سے اس گناہ کے وقوع کا اندیشہ ہو۔ جو زنا کرتا ہے وہ بدی کو انتہاء تک پہنچا دیتا ہے زنا کی راہ بہت بُری ہے یعنی منزل مقصود سے روکتی ہے اور تمہاری آخری منزل کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اور جس کو نکاح میسر نہ آوے چاہیئے کہ وہ اپنی عفت کو دوسرے طریقوں سے بچاوے مثلاً روزہ رکھے یا کم کھاوے یا اپنی طاقتوں سے تن آزار کام لے اور لوگوں نے یہ بھی طریق نکالے ہیں کہ وہ ہمیشہ عمداً نکاح سے دستبردار رہیں یا خوجے بنیں اور کسی طریق سے رہبانیت اختیار کریں مگر ہم نے انسان پر یہ حکم فرض نہیں کئے اس لئے وہ ان بدعتوں کو پورے طور پر نبھا نہ سکے۔ خدا کا یہ فرمانا کہ ہمارا یہ حکم نہیں کہ لوگ خوجے بنیں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر خدا کا حکم ہوتا تو سب لوگ اس حکم پر عمل کرنے کے مجاز بنتے۔ تو اس صورت میں بنی آدم کی قطع نسل ہو کر کبھی کا دنیا کا خاتمہ ہو جاتا اور نیز اگر اس طرح پر عفت حاصل کرنی ہو کہ عضو مردمی کو کاٹ دیں تو یہ درپردہ اس صانع پر اعتراض ہے جس نے وہ عضو بنایا اور نیز جبکہ ثواب کا تمام مدار اس بات میں ہے کہ ایک قوت موجود ہو اور پھر انسان خدائے تعالیٰ کا خوف کر کے اس قوت کے خراب جذبات کا مقابلہ کرتا رہے اور اس کے منافع سے فائدہ اٹھا کر دو طور کا ثواب حاصل کرے پس ظاہر ہے کہ ایسے عضو کے ضائع کر دینے میں دونوں ثوابوں سے محروم رہا۔ ثواب تو جذبۂ مخالفانہ کے وجود اور پھر اس کے مقابلہ سے ملتا ہے۔ مگر جس میں بچہ کی طرح وہ قوت ہی نہیں رہی اس کو کیا ثواب ملے گا۔ کیا بچہ کو اپنی عفت کا ثواب مل سکتا ہے "

(مرسلہ:۔ نظارت اصلاح وارشاد)

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

" اصل چیز ذکر الٰہی، خدا تعالیٰ کی محبت اور مساجد کے ساتھ تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ وہ نوجوانوں میں یہ باتیں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ان پر ذکر الٰہی کی اہمیت واضح کریں اور انہیں مساجد میں زیادہ وقت صرف کرنے کی عادت ڈالیں۔

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

قرآنی برکات

" وہ قادر جس کی قدرتوں کو غیر قومیں نہیں جانتیں قرآن کی پیروی کرنے والے انسان کو خدا خود دکھا دیتا ہے اور عالم ملکوت کا اس کو سیر کراتا ہے اور اپنے انا الموجود ہونے کی آواز سے آپ اپنی ہستی کی اس کو خبر دیتا ہے!"

" خدا اپنے زندہ تصرفات سے قرآن شریف کی پیروی کرنے والے کو کھینچتا کھینچتا قرب کے بلند مینار تک پہنچا دیتا ہے!"

" خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے!" (چشمۂ معرفت)

(قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

خدا کی رحمت کے خزانے وسیع ہیں

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

" خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوتا۔ انسان اگر سچے دل سے اور اخلاص سے رجوع کرے تو وہ غفور و رحیم ہے اور توبہ کو قبول کرنیوالا ہے۔ یہ سمجھنا کہ کس کس گناہ کو بخشے گا خدا تعالیٰ کے حضور سخت گستاخی اور بے ادبی ہے۔ اس کی رحمت کے خزانے وسیع اور لاانتہا ہیں اس کے حضور کوئی کمی نہیں۔ اس کے دروازے کسی پر بند نہیں ہوئے " (ملفوظات حضرت اقدس جلد ۳ صفحہ ۲۹۶)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نمازوں کو التزام سے پڑھو

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

" نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں " (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۵۴)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائد صاحب و ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے مجلس اطفال الاحمدیہ کی ماہوار رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوا دی ہے؟ یاد رہے ایک ماہ کے دوران کم از کم دو اجلاس عام اور دو اجلاسات عاملہ کروائے جانے ضروری ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

(۱) میرا پوتا عزیز مزمل احمد این لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اجمل پاکستان نیوی مورخہ ۱۱ر احسان ۱۳۶۱ ہش مطابق ۱۱ر جون ۱۹۸۲ء بروز جمعہ بوقت ۱½ بجے قبل دوپہر لو لگنے سے وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ وفات کے وقت مرحوم کی عمر ۳½ سال تھی۔

عزیز لیفٹیننٹ کمانڈر محمد اجمل ایک روز قبل بعہ اپنی بیوی اور اس اکلوتا بچہ کے کراچی سے حضرت خلیفۃ ثالث کے جنازہ میں شرکت کے لئے ربوہ پہنچا۔ حضور خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت اس بچہ کو قطعہ ۱ میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ احباب جماعت ہمارے صبر و سکون اور نعم البدل کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد احمد کارکن پرائیویٹ سیکرٹری، فیکٹری ایریا ربوہ)

دوسرا سہ ماہی امتحان انصار اللہ ۲۵ احسان ۱۳۶۱ ہش / جون ۱۹۸۲ء
نصاب: ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۲ ربع چہارم، چالیس جو اہر پارے حدیث ۱۱ تا ۲۴، اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۴۹ تا صفحہ ۱۴۸
زعماء / زعماء اعلیٰ
زیادہ سے زیادہ انصار کو تیاری کرائیں
قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ

اعلان دارالقضا

مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ مکان ۲/۵۵۷ محلہ واٹر ورکس شہر سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم حکیم مرزا محمد حیات صاحب وفات پاگئے ہیں۔ قطعہ ۱۵/۱۵ رقبہ ۱۰ مرلہ حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

(۱)۔ مرزا محمد اسلم صاحب۔ (۲) مرزا محمد اشرف صاحب۔ (۳) مرزا محمد اصغر صاحب۔
(۴) مرزا محمد اکبر صاحب۔ (۵) مرزا محمد انور صاحب۔ (۶)۔ مرزا محمد ظفر صاحب۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور ہم تمام وارثان کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

بمطابق وصیت حکیم مرزا محمد حیات صاحب مرحوم سامنے والی دوکان مرزا محمد اصغر صاحب کے نام لگا دی جاوے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۔ میرا لڑکا قریباً تین ماہ سے بائیں ٹانگ میں درد کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ درد میں بجائے افاقہ کے شدت پیدا ہو رہی ہے احباب کرام اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں

(مولوی) عبدالرزاق لدھیکے نیویں حال مقیم قصور)

۔ میرے والد ماجد عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ نیز خاکسار کی کمر میں درد رہتا ہے۔ احباب ہم دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد داؤد ناصر گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

۔ میری بہو (اہلیہ ملک مجیب اللہ نعیم) چند دنوں تک اپنے خاوند کے پاس آسٹریلیا جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر میں معین و مددگار ہو اور اس سفر کو مبارک فرمائے آمین۔

(ملک عنایت اللہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جہلم)

۔ میری دو بچیاں امسال انٹر اور بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خواجہ محمد اسماعیل کراچی)

۔ خاکسار کا پوتا بعمر ۶ ماہ بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالرحمٰن ٹھیکیدار۔ کنری سندھ)

۔ میرے بھائی ماسٹر محمد صادق خانصاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا بخشے آمین۔

(صوبیدار عبدالرزاق خان ورو کالا گجراں ضلع جہلم)

اندوہناک وفات

مکرم برادرم چوہدری عبدالغنی صاحب احمدی آف دیہڑ چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ کا نوجوان لڑکا عزیزم شاہد احمد مورخہ ۲۶/۵/۸۲ کو فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مورخہ ۱۲/۵/۸۲ کو موٹر سائیکل پر جا رہا تھا کہ شیر پاؤ پل لاہور پر ایک کار کے ساتھ ایکسیڈنٹ میں سخت زخمی ہو گیا تھا اور جنرل ہسپتال لاہور میں بدوران علاج دو ہفتے متواتر بے ہوش رہا۔ اسی بے ہوشی کے عالم میں عزیز کی روح جسد خاکی کو چھوڑ کر پرواز کر گئی۔ عزیز کی عمر ۲۶ سال تھی اور وہ لاہور چھاؤنی میں حبیب بنک کی ایک برانچ میں بطور کیشیئر ملازم تھا۔ اور بہت صالح اور نیک نوجوان تھا۔

عزیز کی نعش مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۸۲ء کو ہی لاہور سے اپنے آبائی گاؤں موضع دیہڑ چک ۲۹ میں لائی گئی۔ ایک کثیر تعداد نے ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ اور شام کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

احباب کرام کی خدمت میں نہایت الحاح اور انکسار سے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے اپنے خاص قرب میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور اپنی خاص رضا جوئی کے سلسلہ میں راضی بقضا رہنے کی طاقت بخشے اور ہمارے قلوب کے زخموں کا اندمال فرما دے۔ آمین۔

(محمد ابراہیم شاد زعیم انصار اللہ چورچک نمبر ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

نمایاں کامیابی

۔ مجلس خدام الاحمدیہ جہلم شہر کے طفل عزیز نصیر احمد بٹ ولد مکرم خواجہ مبارک احمد (اپنے سکول) جامع ہائی سکول جہلم سے مڈل کے امتحان میں ۱۱۷ نمبر لے کر اول آئے ہیں مزید ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (نیر محمود نثار قائد ضلع جہلم)

۔ میری چھوٹی بہن عزیزہ رفعت سعید مڈل کے امتحان میں اپنے سکول میں سے تھرڈ آئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور اسے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

نیز میرے بھیا منیر احمد منور کا جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ کا امتحان ہو رہا ہے قارئین میرے بھیا کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ کامیابی عطا کرے اور جس مقصد کے لئے زندگی وقف کی ہے وہ پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔

(شفقت سعید بنت شیخ سعید احمد ناصر آباد شیخوپورہ شہر)

جلسہ یوم والدین

مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۸۲ء بروز جمعرات مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی صدر کے زیر انتظام جلسہ یوم والدین کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی مہمان خصوصی تھے نیز مکرم عبدالرشید صاحب یحییٰ مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی اور مکرم مرزا مبارک بیگ صاحب بطور مہمان اجلاس میں شریک ہوئے۔

اس اجلاس میں ۷۷ اطفال ۳۳ خدام و انصار ۴۰ مستورات اور ناصرات اور ۳۸ والد جلسہ میں شامل ہوئے۔

شام پانچ بجکر تیس ۳۰ منٹ پر اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد ناظم صاحب اطفال نے اطفال کا عہد دہرایا۔ پھر ایک طفل نے خوش الحانی سے سیدنا حضرت اقدس کا منظوم کلام سنایا۔ بعد ازاں سیکرٹری عمومی نے گذشتہ ششماہی کی مختصر رپورٹ کارگذاری سنائی۔ جس کے بعد مسلمان کی تعریف کے موضوع پر دو طفل کے درمیان ایک مکالمہ ہوا۔ "ایک احمدی بچے کا خط اپنے والدین کے نام" عزیزم محمد ارشد افضل نے پڑھا۔

"اطفال الاحمدیہ کو کس طرح کامیاب بنایا جا سکتا ہے" کے موضوع پر تین ۳ طفل کے درمیان ایک دلچسپ مذاکرہ ہوا۔

بعد ازاں "تربیت اولاد اور والدین کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر مکرم عبدالرشید یحییٰ صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ پھر والدین سے تجاویز لی گئیں۔ اس کے بعد ناظم صاحب اطفال نے چند گذارشات پیش کیں۔

جس کے بعد مہمان خصوصی مکرم احمد جان صاحب نے ششماہی کے اختتام پر ہونے والی پکنک ریلی کے دوران ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلوں کے انعامات تقسیم فرمائے اور حاضرین سے خطاب فرمایا۔

تقریب کے آخر میں اجتماعی دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور اس طرح سے اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی صدر)

احمدی بچے توجہ فرمائیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بچوں اور بچیوں کو حالیہ امتحانات میں کامیاب فرمایا ہے ان کی خدمت میں وکالت مال تحریک جدید تہ دل سے مبارکباد عرض کرتی ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی اس کامیابی کو آئندہ روحانی و جسمانی ترقیات کا پیش خیمہ بنا کر انہیں اپنے خاص فضلوں اور انعامات سے نوازے آمین۔

ایسے موقع پر سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کا ارشاد مبارک حسب ذیل ہے:۔

"امتحان میں پاس ہونے پر خانۂ خدا (مساجد ممالک بیرون) کی تعمیر کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور دیا کریں۔"

کامیاب ہونے والے طلباء اور طالبات اور ان کے والدین و سرپرست حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کے اس ارشاد کی تعمیل میں ممالک بیرون میں تعمیر ہونے والی مساجد کے چندہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔ (وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ خالد وفات پا گئے

دل کا دورہ جان لیوا ثابت ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

طائف۔ ۱۳ جون (رائٹر۔ اے پی۔ اینا۔ ریڈیو رپورٹ) سعودی عرب کے فرماں روا شاہ خالد بن عبدالعزیز آج دل کا دورہ پڑنے سے طائف میں انتقال کر گئے۔ اس کا آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ ان کی عمر ۶۸ برس تھی۔ ان کے انتقال کے فوراً بعد ولی عہد شہزادہ فہد کو سعودی عرب کا فرماں روا بنا دیا گیا۔ جو مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں ان کی عمر ۵۹ برس ہے شاہ خالد کافی عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ وہ کل ہی دارالحکومت ریاض سے طائف پہنچے تھے۔ سعودی عرب کی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق نائب وزیراعظم دوم اور نیشنل گارڈز کے کمانڈر شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کو ولی عہد مقرر کیا گیا۔ یہ بات قصر شاہی کے ایک اعلان میں بتائی گئی۔ اعلان میں انتہائی رنج و غم کے ساتھ کہا گیا ہے کہ شاہ خالد بن عبدالعزیز دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے

شاہ خالد اپنے بھائی شاہ فیصل کے قتل کے بعد مارچ ۱۹۷۵ء میں فرماں روا بنے تھے۔ شاہ خالد اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے موجودہ چیئرمین بھی تھے۔

(امروز لاہور۔ ۱۴ جون ۱۹۸۲ء)

○

اعلان نکاح

۱۔ خاکسار کے بیٹے عزیزم محمد اکرم جنجوعہ انجینئر کا نکاح عزیزہ قانتہ کوکب دختر مکرم میاں عبدالمالک صاحب کے ساتھ بعوض بیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۸۲ء کو لاہور میں پڑھا۔

عزیزم محمد اکرم جنجوعہ محترم میاں خیرالدین صاحب مرحوم (دہلی دروازے والے) کے پوتے اور عزیزہ قانتہ کوکب محترم میاں عبدالعزیز صاحب مغل (دہلی دروازے والے) کی پڑنواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لیے بابرکت کرے۔ آمین۔

(محمد حیات جنجوعہ۔ حیات سنز گول بازار۔ ربوہ)

بازیافتہ نقدی

ایوان محمود کے قریب راستہ پر گری ہوئی کچھ نقدی ملی ہے جس صاحب کا ہو نشانی بتلا کر حاصل کر سکتے ہیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضرورت سیلز مین برائے آپٹیکل سٹور

جنہیں عینکوں کی تیاری اور شیشوں کی فٹنگ کا تجربہ ہو۔ رابطہ قائم کریں۔

کچہری بازار فیصل آباد

شامیڈیکو (پرائیویٹ) آپٹیکو

ضرورت ہے

ایک محنتی دیانتدار میٹرک پاس نوجوان کی دفتر میں کام کرنے کے لیے ضرورت ہے۔

تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی

درخواستیں صدر محلہ کی سفارش کے ساتھ ارسال فرماویں

العارف اسٹیٹس ڈیولپرز گولبازار ربوہ

فون آفس ۴۹۸ ۔ فون رہائش ۴۷۸

مربیان کیلئے ضروری اعلان

ماہ رمضان اپنی تمام برکات کے ساتھ عنقریب شروع ہونے والا ہے اس لئے نظارت اصلاح وارشاد مقامی کے تمام مربیان اور معلمین اپنے اپنے سنٹر میں قیام کر کے جماعت کی تعلیم و تربیت۔ درس قرآن کریم اور نماز تراویح وغیرہ کا اہتمام کریں درس قرآن کریم بمشورہ جماعت ایسے طرز سے اور اتنے وقت میں دیا جاوے کہ دو یا تین یا چار سال میں قرآن کا پورا دور مکمل ہو جائے خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

جماعتوں میں نماز تراویح کے لئے حفاظ کا تقرر

نمبر شمار	نام جماعت	نام حافظ صاحب
(۱)	جماعت احمدیہ کراچی	مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب صابر
(۲)	" "	" " اکبر احمد صاحب
(۳)	" "	" " بشارت احمد صاحب غنی
(۴)	" "	" " عاشق حسین صاحب
(۵)	" "	" " ماہی خان صاحب
(۶)	" "	" " محمود احمد صاحب بٹ
(۷)	حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور	" " محمد یوسف صاحب
(۸)	" شالیمار "	" " محمد ابراہیم صاحب شاہد
(۹)	" چھاؤنی "	" " محمود احمد صاحب طاہر
(۱۰)	" سمن آباد "	" " عبدالجلیل صاحب اعوان
(۱۱)	" شاہدرہ "	" " ناصر احمد صاحب
(۱۲)	" دارالذکر "	" " انیس الرحمان "
(۱۳)	" وحدت کالونی "	" " محمد یوسف صاحب
(۱۴)	جماعت احمدیہ حیدرآباد	" " لطف الرحمٰن صاحب ناصر
(۱۵)	" " نواب شاہ	" " راحت احمد صاحب
(۱۶)	" " سکرنڈ ضلع نواب شاہ	" " سعید الرحمٰن صاحب
(۱۷)	" " سانگھڑ	" " محمد شریف صاحب
(۱۸)	" " ملتان	" " منظفر احمد صاحب
(۱۹)	" " ساہیوال	" " محمد اعظم صاحب
(۲۰)	" " لاڑکانہ	" " محمد یقین صاحب
(۲۱)	" " اوکاڑہ	" " جری احمد صاحب ورک
(۲۲)	" " جھنگ	" " خلیق احمد صاحب قیصر
(۲۳)	" " سیالکوٹ	" " حفیظ الرحمٰن صاحب
(۲۴)	" " گوجرانوالہ	" " محمد اقبال صاحب ظفر
(۲۵)	" " منڈیالہ ورڑائچ	" " فرید احمد صاحب خاور
(۲۶)	" " راولپنڈی	" " عبدالوہاب بلتستانی
(۲۷)	" " کھاریاں	" " بشیر احمد صاحب
(۲۸)	" " جہلم	" " نور زمان صاحب
(۲۹)	" " خوشاب	" " فلک شیر محمود حیات صاحب
(۳۰)	" " چنیوٹ	" " لئیق احمد صاحب
(۳۱)	" " واہ کینٹ	" " اللہ یار صاحب بھروانہ
(۳۲)	" " غلام محمد آباد کالونی فیصل آباد	" " محمد اشرف صاحب
(۳۳)	" " چک ۹۸ شمالی سرگودھا	" " ارشد جاوید صاحب
(۳۴)	" " بھریا روڈ ضلع نواب شاہ	" " عبدالوحید صاحب
(۳۵)	" " گوکھووال ضلع فیصل آباد	" " محمد پرویز اقبال صاحب
(۳۶)	مسجد مبارک ربوہ	" " قاری محمد عاشق صاحب
(۳۷)	" ناصر "	" " عارف اللہ صاحب
(۳۸)	" نصرت "	" " ناصر الدین صاحب
(۳۹)	" راجیکی "	" " محمد یعقوب صاحب اسلم
(۴۰)	" فیکٹری ایریا ربوہ۔	" " عطاء الحق صاحب

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواست دعا

مکرم ماسٹر محمد حسین صاحب میرا بھڑ کامیر پور آزاد کشمیر حضور کی وفات پر ربوہ آئے تھے۔ اور اچانک ہفتہ کے روز سے بیمار ہو گئے ہیں۔ انہیں پیٹ اور درد گردہ کی تکلیف ہے۔ ساتھ کمزوری بھی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(ایس ایم اختر دارالنصر غربی ربوہ)